دار الافتاء دار العلوم عیدگاہ کبیروالا خانیوال

فتوی نمبر: 31812

www.darululoomkabirwala.com | 0300-7895331
owaisirshadahmad@gmail.com | 0300-9606524
برائے رابطہ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طلاق ثلاثہ سے حرمت مغلظہ ثابت ہونے کے بعد بھی اگر مرد و عورت اکٹھے رہیں اور ازدواجی تعلقات قائم رکھیں تو کیا اس وجہ سے ان سے قطع تعلق جائز ہے یا نہیں، نیز جو لوگ باوجود اس سنگین جرم کے ان سے تعلقات قائم رکھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں ان سے قطع تعلق کا کیا حکم ہے جائز ہے یا نہیں؟

المستفتی
مولانا محمد آصف شہزاد پاکپتن

الجواب حامدا ومصلیا

حرمت مغلظہ ثابت ہو جانے کے باوجود مرد و عورت کا اکٹھے رہنا حرام ہے ایسے حرام خوروں سے قطع تعلق کیا جائے تاکہ وہ اس حرامخوری سے باز آجائیں۔

فی التفسیر مظہری ۲/۲۶۸

(ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان) یعنی لا تعاونوا علی ارتکاب المنہیات ولا علی الظلم

وفی المشکوۃ المصابیح ۲/۳۲۱

عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق

وفی العمدۃ القاری ۲۲/۲۱۴

قولہ ولا یحل لمسلم الی آخرہ فیہ التصریح بحرمۃ الھجران فوق ثلاثۃ ایام وھذا فیمن لم یجن علی الدین جنایۃ فاما من جنی علیہ وعصی ربہ فجاءت الرخصۃ فی عقوبتہ بالھجران کالثلاثۃ المتخلفین عن غزوۃ تبوک فامر الشارع بھجرانھم فبقوا خمسین لیلۃ حتی نزلت توبتھم

وفی المرقاۃ المفاتیح ۹/۲۶۲

قال الخطابی رخص للمسلم ان یغضب علی اخیہ ثلاث لیال لقلتہ ولا یجوز فوقھا الا اذا کان الھجران فی حق من حقوق اللہ تعالی

جاری ہے

Scanned with CamScanner

فیجوز فوق ذلک واجمع العلماء علی ان من خاف من مکالمة احد
وصلته ما یفسد علیه دینه او یدخل مضرة فی دنیاه یجوز له مجانبته
وبعده ـــــ فان هجرة اهل الاهواء والبدع واجبة علی مر الاوقات
مالم یظهر منه التوبة والرجوع

والله تعالی اعلم بالصواب

کتبه
منظور احمد پاکپتن
از دار الافتاء دار العلوم کبیر والہ
18/11/021 ۴/۶/1442ھ

الجواب صواب
[illegible]
دار العلوم کبیر والہ
۴/۶/۱۴۴۲ھ